ازعدالت عظمی

گورکھ ناتھ

بنام

اسٹیٹ آف اتر پردیش اور دیگران

11 اکتوبر 1996

[بی۔ پی۔ جیون ریڈی اور ایس۔ سی۔ سین، جسٹسز]

یو۔ پی۔ محصول ایکٹ: دفعہ 34 – ایف/ 16 لائسنس – گرانٹ/ تجدید وغیرہ – سماعت – بغیر اطلاع کے لائسنس منسوخ کرنا – منعقد: دفعہ 34 کے معنی میں کوئی منسوخی نہیں – اس لیے کوئی نوٹس ضروری نہیں ہے۔

1961 سے پہلے، F/16 لائسنس پانچویں مدعا علیہ کے بھائی کے نام پر تھا۔ اسی سال پانچویں جواب دہندہ کا نام بھی شامل کیا گیا۔ مارچ 1979 میں A کا انتقال ہوا۔ 24 مئی 1980 کو پانچویں جواب دہندہ کے حق میں لائسنس منسوخ کر دیا گیا اور ایک R کو عارضی لائسنس جاری کر دیا گیا۔ پانچویں جواب دہندہ نے شکایت کی اور اس سلسلے میں کئی کارروائیاں کیں۔ بالآخر، اس نے ہائی کورٹ میں ایک عرضی درخواست دائر کی جس کی اجازت دے دی گئی اور پانچویں مدعا علیہ کے حق میں لائسنس کی تجدید کی گئی اور اس کی تجدید جاری رہی اور اس میں ایکسائز سال 1991– 92 تک شامل ہے۔ محصول سال 1992– 93 کے لیے، پانچویں جواب دہندہ نے معمول کے مطابق تجدید کے لیے درخواست دی لیکن دفتر کی طرف سے جمع کرائی گئی رپورٹ پر ضلع محصول آفیسر نے پانچویں جواب دہندہ کے حق میں لائسنس منسوخ کر دیا جس کے نتیجے میں مذکورہ دکان کا لائسنس خالی سمجھا گیا۔

16 اکتوبر 1993 کو ایک نوٹیفکیشن جاری کیا گیا جس میں مذکورہ علاقے کے سلسلے میں باقاعدہ لائسنس کی منظوری کے لیے درخواستیں طلب کی گئیں۔ اپیل کنندہ سمیت گیارہ افراد نے درخواست دی۔ لائسنس اپیل کنندہ کو دیا گیا جس کے خلاف پانچویں مدعا علیہ نے دوبارہ محصول حکام کے سامنے کارروائی کی۔ 20 مئی 1994 کو ضلع مجسٹریٹ نے پانچویں مدعا علیہ کا مقدمہ قبول کر لیا اور اس کے حق میں سال 1994– 95 کے لیے لائسنس کی تجدید کی ہدایت کی۔ اپیل کنندہ نے اس حکم کے خلاف اپیل کو ترجیح دی جسے ایڈیشنل محصول کمشنر نے مسترد کر دیا۔ ایک نظر ثانی بھی مسترد کر دی گئی، جس کے بعد اپیل کنندہ نے ایک عرضی درخواست کے ذریعے عدالت عالیہ سے رجوع کیا۔

عرضی درخواست کو عدالت عالیہ نے اس بنیاد پر خارج کر دیا کہ ایک بار جب یہ صحیح طور پر قرار دیا گیا کہ منسوخی کا حکم مجاز اور غلط تھا، تو اس پر عمل کرنا چاہیے کہ لائسنس میں کوئی خالی جگہ نہیں تھی اور اس لیے لائسنس کی منظوری کے لیے درخواستوں کا مطالبہ کرنا اور اس کے نتیجے میں لائسنس کی منظوری قانون میں نا اہل تھی۔ تاہم، عدالت عالیہ نے اپیل کنندہ کی اس عرضی کو مسترد کر دیا کہ اس کی سماعت کے بغیر اس کا

لائسنس منسوخ کرنا غیر قانونی ہے جو قدرتی انصاف کے اصولوں کی خلاف ورزی ہے۔ اس نے رائے دی کہ اپیل کنندہ کو دیئے گئے لائسنس کو عبوری یا عارضی انتظام کے طور پر سمجھا جانا چاہیے، جو پانچویں مدعا علیہ کے دعووں کے تابع ہے۔

اس عدالت میں اپیل میں، اپیل کنندہ نے حکم پر اس بنیاد پر للکارہ کہ پانچویں مدعا علیہ کے پاس لائسنس بالکل نہیں تھا، اس لیے اس کا لائسنس منسوخ کرنے کا کوئی سوال ہی نہیں تھا کہ چونکہ پانچویں مدعا علیہ نے لائسنس کے لیے درخواست بھی نہیں دی تھی، اس لیے لائسنس کی تجدید یا منظوری کا کوئی سوال ہی نہیں ہوسکتا کہ مستقل/ باقاعدہ لائسنس صرف یو پی محصول ایکٹ کی دفعہ 34 میں بیان کردہ کسی بھی بنیاد پر منسوخ کیا جاسکتا ہے اور چونکہ لائسنس بھی نوٹس کے ساتھ منسوخ نہیں کیا گیا تھا، اس لیے حکم فطری انصاف کے اصولوں کی خلاف ورزی تھا۔

اپیل کو مسترد کرتے ہوئے، یہ عدالت

منعقدہ 1.1۔ 3 جولائی 1993 کا حکم واضح طور پر پانچویں مدعا علیہ کا لائسنس منسوخ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اس تاریخ کو، پانچویں جواب دہندہ کے پاس عارضی لائسنس تھا۔ یہ وہ لائسنس تھا جو منسوخ کر دیا گیا تھا۔ ضلع مجسٹریٹ کے حکم میں واضح طور پر ذکر کیا گیا ہے کہ پانچویں مدعا علیہ کے پاس اس تاریخ کو عارضی لائسنس تھا۔[594–ف]

.1.2۔ اگر پانچواں مدعا علیہ 3 جولائی 1993 کو لائسنس رکھتا تھا، تو اس دلیل میں کوئی بنیاد نہیں ہے کہ اس نے 1993 کے لائسنس کی تجدید کے لیے درخواست نہیں دی تھی –.94[594– جی]

.1.3۔ پانچواں مدعا علیہ پورے وقت اپنے لائسنس کی منسوخی کے خلاف احتجاج کر رہا تھا۔ اس کی طرف سے کی گئی کارروائی کے زیر التواء ہونے کے دوران ہی ایک نوٹیفکیشن جاری کیا گیا تھا جس میں نئی اجرائی کے لیے درخواستوں کا مطالبہ کیا گیا تھا اور اپیل کنندہ کو لائسنس اجرائی کی گی۔ مذکورہ مشق اس مفروضے پر تھی کہ پانچویں مدعا علیہ کے لائسنس کی منسوخی کی وجہ سے ایک خالی جگہ پیدا ہوگئی ہے۔ ایک بار جب مذکورہ مفروضہ درست نہیں ہوتا ہے – اس معنی میں کہ مذکورہ منسوخی غیر قانونی پائی گئی تھی، اپیل کنندہ کو لائسنس کی منظوری کو عارضی اور عارضی انتظام سمجھا جانا چاہیے، جیسا کہ عدالت عالیہ نے صحیح طور پر قرار دیا ہے، اس حقیقت کے باوجود کہ اسے مستقل لائسنس کے طور پر بیان کیا گیا ہو۔ ایک بار جب پانچویں مدعا علیہ کا لائسنس بحال ہو جاتا ہے، تو اپیل کنندہ کو دیا گیا لائسنس قانون کے عمل کے ذریعے ختم ہو جاتا ہے۔[594–H،595 –A-B]

.1.4. یہ واقعی یو پی محصول ایکٹ کی دفعہ 34 کے معنی میں منسوخی کا معاملہ نہیں ہے۔ اس لیے اپیل گزار کو نوٹس دینے کی بھی ضرورت نہیں تھی۔[595–سی]

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار: دیوانی اپیل نمبر 13103 آف 1996۔

1995 کے نمبر 707 میں الہ آباد عدالت عالیہ کے 15.9.95 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے ایس کے دھواں، ہکیش پرساد اور پرشانت کمار

جواب دہندگان کے لیے میسرز ایس جنانی اور اے کے گوئل

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

بی۔ پی۔ جیون ریڈی، جسٹس۔ اجازت دی گئی۔

یہ تنازعہ کاچی سرائے، ڈل منڈی، سیکٹر–2، وارانسی کے علاقے کے سلسلے میں ایف ایل– 16 لائسنسوں کی منظوری سے متعلق ہے۔ مذکورہ علاقے کے لیے صرف ایک لائسنس منظور کیا گیا ہے۔

1961 سے پہلے، لائسنس محمد خلیل کے بھائی محمد عبدالحمید کے نام پر تھا– یہاں پانچواں مدعاعلیہ۔ اس سال پانچویں مدعاعلیہ کا نام بھی شامل کیا گیا۔ عبدالحمید کا انتقال مارچ 1979 میں ہوا۔ اس کے مطابق، محصول سال 1979– 80 کے لائسنس کی تجدید صرف پانچویں مدعاعلیہ کے نام پر کی گئی۔ 24 مئی 1980 کو پانچویں مدعاعلیہ کے حق میں لائسنس منسوخ کر دیا گیا اور ایک آر ایس تیواری کو عارضی لائسنس جاری کیا گیا۔ پانچویں مدعاعلیہ نے اس کے خلاف شکایت کی اور اس سلسلے میں کئی کارروائیاں کیں۔ بالآخر، انہوں نے الہ آباد عدالت عالیہ [1981 کی عرضی درخواست (سی) نمبر 15434] میں ایک عرضی درخواست دائر کی جس کی اجازت 29 اگست 1986 کو دی گئی۔ مذکورہ حکم نامے کے مطابق، پانچویں مدعاعلیہ کے حق میں لائسنس کی تجدید کی گئی اور محصول سال 92-1991 تک اس کی تجدید جاری رہی۔

محصول سال 1992– 93 کے لیے، پانچویں مدعاعلیہ نے معمول کے مطابق تجدید کے لیے درخواست دی۔ اس پر، ضلع ایکسائز افسر کی طرف سے ان حالات کے بارے میں سوال اٹھایا گیا تھا جن میں 1984 میں اور بعد میں پانچویں مدعاعلیہ کو لائسنس دیا گیا تھا۔ پانچویں مدعاعلیہ نے مذکورہ سوال پر اپنی وضاحت پیش کی لیکن اس معاملے میں کوئی حکم جاری نہیں کیا گیا۔ اس کے باوجود، سری سریندر تر پاٹھی نے 4 جون 1993 کو ایک درخواست دائر کی جس میں اپنی بیوی شانتی دیوی کے نام پر عارضی ایف ایل–16 لائسنس دینے کی درخواست کی گئی۔ مذکورہ درخواست پر دفتر کی طرف سے ایک رپورٹ پیش کی گئی تھی کہ اگرچہ پانچویں مدعاعلیہ نے سال 1993– 94 کے لیے لائسنس کی تجدید کے لیے درخواست نہیں دی تھی، لیکن وہ ابھی تک عارضی لائسنس کی بنیاد پر کاروبار چلا رہا ہے۔ [یہ حقیقت ضلع مجسٹریٹ کے 20 مئی 1994 کے حکم سے لی گئی ہے۔] اس رپورٹ پر وارانسی کے ضلع محصول آفیسر نے پانچویں مدعاعلیہ کے حق میں لائسنس منسوخ کر دیا جس کے نتیجے میں مذکورہ دکان کا لائسنس خالی سمجھا گیا۔ 16 اکتوبر 1993 کو ایک نوٹیفکیشن جاری کیا گیا جس میں مذکورہ دکان کے سلسلے میں باقاعدہ لائسنس کی منظوری کے لیے درخواستیں طلب کی گئیں۔ یہاں اپیل کنندہ سری گورکھ ناتھ سمیت گیارہ افراد نے درخواست دی۔ گورکھ ناتھ کو لائسنس دیا گیا تھا– جس کے خلاف پانچویں مدعاعلیہ نے دوبارہ

محصول حکام کے سامنے کارروائی کی۔ 20 مئی 1994 کو وارانسی کے ضلع مجسٹریٹ نے پانچویں مدعاعلیہ کا مقدمہ قبول کرلیا اور ایک تفصیلی حکم کے تحت اس کے حق میں 1994 – 95 کے لیے ایف ایل – 16 لائسنس کی تجدید کی ہدایت کی۔ اس حکم نامے میں، ضلع مجسٹریٹ نے مذکورہ لائسنس سے متعلق اجرائی اور ذیلی سیکوئنٹ قانونی چارہ جوئی سے متعلق تاریخ بیان کی اور پایا کہ ضلع محصول آفیسر کی طرف سے 3 جولائی 1993 کے اپنے حکم کے ذریعے پانچویں مدعاعلیہ کے لائسنس کی منسوخی قانونی طور پر نااہل تھی اور حقائق پر اس کی ضمانت نہیں تھی۔ اپیل کنندہ نے ضلع مجسٹریٹ کے حکم کے خلاف اپیل کو ترجیح دی جسے ایڈیشنل محصول کمشنر نے مسترد کر دیا۔ حکومت کے سامنے دائر کردہ نظر ثانی کو بھی مسترد کر دیا گیا، جس کے بعد انہوں نے 1995 کی عرضی درخواست (سی) نمبر 707 کے ذریعے الہ آباد عدالت عالیہ سے رجوع کیا۔

1995 کی تحریری عرضی (سی) نمبر 707 کو عدالت عالیہ نے اس حکم کے تحت خارج کر دیا ہے۔ عدالت عالیہ کا استدلال یہ ہے: ایک بار جب یہ صحیح طور پر قرار دیا جاتا ہے کہ 3 جولائی 1993 کو [پانچویں مدعاعلیہ کے لائسنس کی] منسوخی کا حکم مجاز اور غلط ہے، تو اس کی پیروی کرنی ہوگی کہ لائسنس میں کوئی خالی جگہ نہیں تھی اور اس وجہ سے، لائسنس کی منظوری کے لیے درخواستیں طلب کرنا اور اس کے نتیجے میں اپیل کنندہ کے حق میں لائسنس کی منظوری قانون کے لحاظ سے نااہل ہے۔ عدالت عالیہ نے اپیل کنندہ کی اس عرضی کو مسترد کر دیا کہ اس کی سماعت کے بغیر اس کا لائسنس منسوخ کرنا غیر قانونی ہے جو قدرتی انصاف کے اصولوں کی خلاف ورزی ہے۔ اس نے رائے دی کہ اپیل کنندہ کو دیا گیا لائسنس، چاہے وہ مستقل ہی کیوں نہ ہو، اسے پانچویں مدعاعلیہ کے دعووں کے تابع ایک عبوری یا عارضی انتظام کے طور پر سمجھا جانا چاہیے اور یہ کہ ایک بار جب مؤخر الذکر کو لائسنس کی تجدید کا حقدار ٹھہرایا جاتا ہے، تو اپیل کنندہ کا لائسنس ختم ہونے کا ذمہ دار ہے۔ عدالت عالیہ نے مزید مشاہدہ کیا کہ اپیل کنندہ کا لائسنس منسوخ کرنا اس کی کسی غلطی کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ صرف اس وجہ سے تھا کہ پانچویں مدعاعلیہ کا لائسنس اسے بحال کر دیا گیا تھا۔ عدالت عالیہ نے کہا کہ اس مزید حقیقت کے پیش نظر کہ اپیل کنندہ نے اپیل اور نظر ثانی کے علاج کا فائدہ اٹھایا ہے جس میں اسے اپنا مقدمہ پیش کرنے کا پورا موقع ملا تھا، آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت عدالت عالیہ کے صوابدیدی اور غیر معمولی طاقت کو استعمال کرنے کی کوئی بنیاد نہیں ہے۔ اپیل کنندہ کے حق میں، عدالت عالیہ نے کہا۔

اپیل کنندہ کی طرف سے سینئر ایڈوکیٹ سری ایس کے دھواں قابل عدالت عالیہ کے حکم پر درج ذیل بنیادوں پر زور دیا: (ا) 3 جولائی 1993 کو، پانچویں مدعاعلیہ کے پاس کوئی لائسنس بالکل نہیں تھا اس لیے اس کا لائسنس منسوخ کرنے کا کوئی سوال ہی نہیں ہے۔ ایک بار جب یہ قرار دیا جاتا ہے کہ پانچویں مدعاعلیہ کے لائسنس کی منسوخی نہیں ہوئی تھی، تو عدالت عالیہ کا یہ استدلال کہ اپیل کنندہ کو لائسنس کی منظوری – اگرچہ اسے مستقل قرار دیا گیا ہے – کو ایک عارضی انتظام سمجھا جانا چاہیے، غیر مستحکم ہو جاتا ہے (ب) پانچویں مدعاعلیہ نے سال 1993 – 94 کے لیے لائسنس کی تجدید کے لیے درخواست بھی نہیں دی تھی، اس لیے اس کے حق میں تجدید یا لائسنس کی منظوری کا کوئی سوال نہیں ہو سکتا تھا اور (ج) اپیل کنندہ کو دیا گیا لائسنس ایک مستقل/ باقاعدہ لائسنس تھا جسے صرف یوپی محصول ایکٹ کے دفعہ 34 میں بیان کردہ کسی بھی بنیاد پر منسوخ کیا جا سکتا تھا۔ تسلیم شدہ طور پر مذکورہ بالا میں سے کوئی بھی بنیاد اس معاملے میں موجود نہیں تھی اور نہ ہی اپیل کنندہ کو نوٹس کے ساتھ لائسنس منسوخ کیا گیا تھا۔ یہ حکم قدرتی انصاف کے اصولوں کی خلاف ورزی ہونے کی وجہ سے کالعدم ہے۔

مذکورہ بالا تنازعات میں سے کسی سے اتفاق کرنا ممکن نہیں ہے۔ 3 جولائی 1993 کے حکم نامے میں واضح طور پر پانچویں مدعاعلیہ کا لائسنس منسوخ کرنے کا ارادہ کیا گیا ہے۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، منسوخی کی تاریخ پر پانچویں مدعاعلیہ کے پاس عارضی لائسنس تھا۔ یہ وہ لائسنس تھا جسے منسوخ کر دیا گیا تھا۔ ضلع مجسٹریٹ کے 20 مئی 1994 کے حکم نامے میں واضح طور پر ذکر کیا گیا ہے کہ پانچویں مدعاعلیہ کے پاس اس تاریخ کو عارضی لائسنس تھا۔ ایک بار ایسا ہونے کے بعد، للکار کی پہلی بنیاد غلط حقیقت پسندانہ مفروضے پر مبنی ہونے میں ناکام ہوجاتی ہے۔ دوسری بنیاد بھی اس حقیقت کے پیش نظر ناکام ہوجاتی ہے؛ اگر پانچویں مدعاعلیہ کے پاس 3 جولائی 1993 کو لائسنس تھا، تو اس دلیل میں کوئی بنیاد نہیں ہے کہ اس نے 94-1993 کے لائسنس کی تجدید کے لیے درخواست نہیں دی تھی۔

سری دھاون کے تیسرے میدان پر آتے ہوئے، یہ دیکھا جائے گا کہ پانچواں مدعاعلیہ [3 جولائی 1993 کے حکم کے ذریعے] اپنے لائسنس کی منسوخی کے خلاف احتجاج کر رہا تھا۔ اس کی طرف سے کی گئی کارروائی کے زیر التواء ہونے کے دوران ہی ایک نوٹیفکیشن جاری کیا گیا تھا جس میں نئی اجرائی کے لیے درخواستوں کا مطالبہ کیا گیا تھا اور اپیل کنندہ کو لائسنس دیا گیا تھا۔ مذکورہ مشق اس مفروضے پر تھی کہ پانچویں مدعاعلیہ کے لائسنس کی منسوخی کی وجہ سے ایک خالی جگہ پیدا ہوگئی ہے۔ ایک بار جب مذکورہ مفروضہ درست نہیں ہوتا ہے—اس معنی میں کہ مذکورہ منسوخی غیر قانونی پائی گئی تھی، اپیل کنندہ کو لائسنس کی منظوری کو عارضی اور عارضی انتظام سمجھا جانا چاہیے، جیسا کہ عدالت عالیہ نے صحیح طور پر قرار دیا ہے، اس حقیقت کے باوجود کہ اسے مستقل لائسنس کے طور پر بیان کیا گیا ہو۔ ایک بار جب پانچویں مدعاعلیہ کا لائسنس بحال ہوجاتا ہے، تو اپیل کنندہ کو دیا گیا لائسنس قانون کے عمل کے ذریعے ختم ہوجاتا ہے۔ یہ واقعی یوپی محصول ایکٹ کی دفعہ 34 کے معنی میں "منسوخی" کا معاملہ نہیں ہے۔ اپیل کنندہ کو کوئی نوٹس دینے کی بھی ضرورت نہیں تھی۔

اس کے مطابق اپیل ناکام ہوجاتی ہے اور اسے مسترد کر دیا جاتا ہے۔ کوئی اخراجات نہیں

ایس۔ایس۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.07.15 13:17
I am the author of this document